۲

جشنِ آزادی

جاں نثار اختر

پہلی بات : انسان جس جگہ پیدا ہوتا ہے اور جہاں اس کی پرورش ہوتی ہے، وہ اس جگہ سے محبت کرتا ہے۔ اسے اپنے وطن کی ہر چیز سے محبت ہوتی ہے۔ وہ اپنے وطن کو، اس کے لوگوں کو، غرض اپنے وطن کے ذرّے ذرّے کو آزاد اور خوش دیکھنا چاہتا ہے۔ شاعر نے اس نظم میں اپنے وطن سے محبت کا نہایت خوب صورت انداز میں اظہار کیا ہے۔

جان پہچان : جاں نثار اختر کا پورا نام جاں نثار حسین رضوی تھا۔ وہ ۸ر فروری ۱۹۱۴ء کو گوالیار میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے علی گڑھ سے ایم۔اے کیا اور بھوپال کے حمیدیہ کالج میں شعبۂ اُردو کے صدر مقرر ہوئے۔ بعد میں وہ ممبئی چلے آئے اور فلمی نغمہ نگار کی حیثیت سے شہرت حاصل کی۔ ان کا شمار اہم ترقی پسند شعرا میں ہوتا ہے۔ انھیں ۱۹۷۴ء میں 'سوویٹ لینڈ نہرو ایوارڈ' سے نوازا گیا۔ 'ہندوستان ہمارا' ان کی قومی اور وطنی نظموں کا مجموعہ ہے جو دو جلدوں میں شائع ہوا۔ 'سلاسل، جاوداں، خاکِ دل، پچھلے پہر' اور 'گھر آنگن' وغیرہ ان کے شعری مجموعے ہیں۔ ۱۸ر اگست ۱۹۷۶ء کو ان کا انتقال ہوا۔

سینے سے آدھی رات کے
پھوٹی وہ سورج کی کرن
برسے وہ تاروں کے کنول
وہ رقص میں آیا گگن
آئے مبارک باد کو
کتنے شہیدانِ وطن
آزاد ہے ، آزاد ہے
آزاد ہے اپنا وطن
آزاد ہے اپنا وطن

اے رودِ گنگا گیت گا
اِٹھلا کے چل موجِ جمن
ہاں اے ہمالہ ، جھوم جا
رقصاں ہوں اے دشت و دمن

ہاں اے ایلورا کے بتو!
نغمہ سرا ہو نغمہ زن
آزاد ہے ، آزاد ہے

آزاد ہے اپنا وطن
آزاد ہے اپنا وطن

اے پرچمِ سہ رنگ تو
اپنے وطن کی آبرو
تو ہے ہمارا ننگ و نام
ہم تجھ کو کرتے ہیں سلام

ہے زعفرانی سے عیاں
بے لوث خدمت کی لگن
سبزی سے تیری جلوہ گر
ہمت ، جوانی ، بانکپن
ظاہر سفیدی سے تری
اِنسانیت ، پاکیزہ پن

اے پرچمِ سہ رنگ تو
اپنے وطن کی آبرو
تو ہے ہمارا ننگ و نام
ہم تجھ کو کرتے ہیں سلام
ہم تجھ کو کرتے ہیں سلام

خلاصہ : وطن کی آزادی پر خوش ہو کر شاعر کہہ رہا ہے کہ آدھی رات کے وقت آزادی کا اعلان ہوا یعنی ملک میں ایک نئی صبح طلوع ہوئی۔ سورج کی کرن پھوٹی، تاروں کے کنول برسے اور وطن پر شہید ہونے والے مبارکباد دینے کے لیے آئے۔ شاعر دریائے گنگا کو گیت گانے، جمنا کو اِٹھلا کر چلنے، ہمالیہ کو جھومنے، جنگلوں اور پہاڑوں کو ناچنے اور ایلورا کی مورتیوں کو نغمے گانے کا کہہ رہا ہے۔ شاعر ملک کے ترنگے کو وطن کی آبرو اور عزت و نیک نامی کی وجہ کہتے ہوئے سلام کر رہا ہے۔ ترنگے کے تین رنگوں میں زعفرانی رنگ بے لوث خدمت کی لگن، ہرا رنگ ہمت، جوانی اور بانکپن اور سفید رنگ انسانیت اور پاکیزگی کو ظاہر کرتا ہے۔

معانی و اشارات

رود	ندی	River
رقصاں ہونا	ناچنا	To dance
دمن	ٹیلا، ٹیکری	Small hill
نغمہ سرا ہونا	گیت گانا	To sing
سہ	تین	Three
سہ رنگ	تین رنگوں والا، ترنگا	Tricolour
ننگ و نام	عزت و آبرو	Reputation
رونما ہونا	ظاہر ہونا	To appear
بے لوث	بے غرض	Pure, unselfish

مشقی سرگرمیاں

✧ ہندوستانی پرچم کے رنگ اور اُن کی خصوصیات کے مابین مناسب جوڑیاں لگائیے۔

رنگ	خصوصیات
زعفرانی	اپنے وطن کی آبرو
سبز	انسانیت، پاکیزگی
سفید	ہمت، جوانی، بانکپن
پرچم	بے لوث خدمت کی لگن

✧ نظم کی مدد سے دائرے میں مناسب لفظ لکھیے۔

○ → اِٹھلا کے چل
○ → جھوم جا
○ → رقصاں ہو
○ → نغمہ سرا ہو

✧ رنگوں کے نام انگریزی میں لکھیے۔

زعفرانی → ☐
سبز → ☐
سفید → ☐

✧ سینے سے آدھی رات کے
پھوٹی وہ سورج کی کرن
سے مراد لکھیے۔

✧ شعر کی روشنی میں آزادی کی جدوجہد کا تذکرہ کیجیے۔

آئے مبارک باد کو
کتنے شہیدانِ وطن

✧ اپنے وطن کے پرچم کو سلام کرنا چاہیے کیونکہ ....

✧ ہندوستان کی مختلف چیزیں گنگا، ہمالہ، ایلورا، شہیدانِ وطن اس طرح آزادی مناتے ہیں ....
ہر ایک کے لیے کم از کم ایک جملہ لکھیے۔

✧ اپنے وطن کے پرچم کے بارے میں معلومات لکھیے۔

مبالغہ (Hyperbole)

آپ شکیب جلالی کا یہ شعر پڑھ چکے ہیں۔

برا نہ مانیے لوگوں کی عیب جوئی کا
انھیں تو دن کا بھی سایہ دِکھائی دیتا ہے

اس شعر میں 'دن کا سایۂ دِکھائی دینا ایسا واقعہ ہے جو کبھی واقع نہیں ہوسکتا مگر شاعر نے ایک بات یعنی اچھوں کو برا کہنے کی عادت کو بڑھا چڑھا کر کہا ہے۔ شعر میں جب کوئی ایسی بات کہی جائے کہ حقیقت میں جو واقع نہیں ہوسکتی، اسے **'مبالغہ'** (hyperbole) کہا جاتا ہے۔

✧ ذیل کے اشعار میں صنعتِ مبالغہ پہچانیے۔

گرمی سے مضطرب تھا زمانہ زمین پر
بُھن جاتا تھا جو گرتا تھا دانہ زمین پر

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا